محمد اسحاق بھٹی

فتاویٰ ابراہیم شاہی

حصّہ دوم (عربی)

مصنف : قاضی احمد بن محمد نظام الدین ۔

اوراق : ۴۲۵ ۔ سطور فی صفحہ : ۲۳

خط : نستعلیق سائز : ۱۱ ۱/۴" × ۷"

عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں ۔

کاتب کا نام درج نہیں ۔

نمبر : II ۹۸ A ۲۳ ar

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے اس مخطوطے میں، جو ہمارے پیشِ نظر ہے، دو چیزیں ایسی درج ہیں جن کا مخطوطے کے اصل مضامین سے کوئی تعلق نہیں ۔ ایک یہ کہ اصل مخطوطہ شروع ہونے سے پہلے تین صفحوں میں کچھ استفتا ہیں، جن پر دو مہریں ثبت ہیں، جن میں "ابو تراب محمد سراج حسین" کے الفاظ نقش ہیں ۔ ایک استفتا کا جواب "شیخ محمد تھانوی" کا تحریر کردہ ہے ۔ ان میں سے ایک اور استفتا کا جواب "محمد امام الدین" نے دیا ہے ۔ ان سطور کے بالکل آخر میں "شہاب الدین" ۔ "مولوی نجف علی صاحب" شاہ عالم اور "مولوی علی احمد صاحب" کے نام مرقوم ہیں ۔

دوسرے یہ کہ ایک عبارت چار صفحات میں ہے ۔ اس کے نیچے "محررہ خداداد دوست بن محمد مکارم العلوم" لکھا ہے ۔ تاریخ کہیں بھی مرقوم نہیں ۔

فتاویٰ پر ایک مہر ثبت ہے جس میں یہ الفاظ نقش ہیں :

"بخشی الملک ہیبت جنگ بہادر سید نورالہدیٰ خان" ۱۲۸۲"

اس مربع مہر کی شکل یہ ہے :

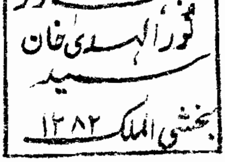

فہرست مضامین

فتاویٰ ابراہیم شاہی کا یہ حصہ معاملات پر مشتمل ہے اور عربی زبان میں ہے۔ اس کی فہرست مضامین درج ذیل ہے:

کتاب الغصب والضمان، باب فیما ینقطع بہ عن المغصوب، باب البراء عن الضمان، باب المتفرقات، باب الودیعۃ، باب المتفرقات، کتاب العاریۃ، باب المتفرقات، کتاب الشرکۃ، باب شرکۃ المفاوضۃ، باب شرکۃ العنان، باب شرکۃ الاعمال، باب المتفرقات، کتاب المضاربۃ، باب فیما یملک المضارب، باب فی المضاربۃ الفاسدۃ، فصل فی نفقۃ المضارب، باب المتفرقات، باب الحجر، باب المتفرقات، باب الماذون، فصل فی دیون العبد الماذون، باب المتفرقات، کتاب الاقرار، باب الرجوع عن الاقرار، باب اقرار المریض، باب الاستثناء، باب الاقرار بالقرابۃ، باب المتفرقات، کتاب البیوع، باب ما یجوز بیعہ وما لا یجوز، باب ما یدخل تحت البیع وما لا یدخل، باب البیع الفاسد والباطل، فصل فی بیع الثمار والاشجار، فصل فی بیع الاشجار، فصل فی بیع المتاع، فصل فی ما یکرہ فی البیع وما لا یکرہ، فصل فی الاحتکار، فصل فی بیع الفضولی وبیع الموقوف، فصل فی فداء المامور، فصل فی التلجیۃ والمواضعۃ، باب المرابحۃ والتولیۃ، باب خیار الشرط، باب خیار الرؤیۃ، باب خیار العیب، فصل فی بعض مسائل العیب، فصل فی ما یکون رضا بالعیب وفیما لا یکون، باب الاقالۃ والفسخ، باب اختلاف البائع والمشتری، باب فی القبض والتسلیم، باب الربٰو، باب السلم، باب الاستبراء، باب الاستحقاق، باب المتفرقات، باب الصرف، باب فی بیع الوفاء[1]، باب فی الدین[2]، باب المتفرقات، باب الشفعۃ، باب طلب الشفعۃ

---

[1] یہ عنوان فہرست مضامین میں تو موجود ہے لیکن متن میں نہیں۔ متن میں جہاں یہ بحث شروع ہوتی ہے (باقی بر صفحہ ۴۸)

وتسلیمہا ، باب الاخذ بالشفعة ، کتاب الوکالة ، باب فی الفاظ التوکیل و نحوہ ، باب اثبات الوکالة ، باب التوکیل بالبیع ، باب توکیل الوکیل ،[ھ۱] باب عزل الوکیل ، باب المتفرقات ، کتاب الکفالة ، باب کفالة الرجلین ، باب کفالة العبد الماذون والمحجور والصبی[ھ۲] ونحوہ ، باب الدفع والتسلیم ، باب المتفرقات ، کتاب الحوالة ، کتاب الصلح ، باب المتفرقات ، کتاب البینة[ھ۳] فصل فی مسائل الاستحقاق ونحوہ[ھ۴] فصل فی مسائل التبرع ونحوہ[ھ۵] کتاب الھبة[ھ۶] کتاب الرھن ، باب التصرف فی الرھن ، باب الانفکاک ، فصل فی اجرة بیت الرھن الذی یحفظ[ھ۷] باب المتفرقات ، کتاب الاجارات ، باب الاجارة الفاسدة ، فصل فی فسخ الاجارة ، فصل فی الاختلاف فی الاجارة[ھ۸] فصل فی بیع المستاجر ، باب

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۷) ایک سطر خالی چھوڑ دی گئی ہے ۔ ملاحظہ ہو ورق ۱۰۰ ،

ھ۲ یہ عنوان فہرست میں درج ہے لیکن متن میں نہیں ہے ۔ اس بحث کے آغاز میں ایک سطر کا خلا چھوڑ دیا گیا ہے ۔ دیکھیے ورق ۱۰۱ ب ۔

حاشیہ صفحہ ہذا ۔ ھ۱ یہ عنوان بھی فہرست مضامین میں درج ہے ، متن میں نہیں ہے ۔ متن میں جہاں سے یہ شروع ہوتا ہے ، وہاں ایک سطر کا خلا ہے ۔ دیکھیے ورق ۱۱۹ ب ۔

ھ۲ فہرست مضامین میں باب کفالة الرجلین اور باب کفالة العبد الماذون (دونوں) کے آگے ورق ۱۱۹ لکھا گیا ہے ، یہ کتابت کی غلطی ہے یہ دونوں باب متن کتاب میں علی الترتیب ورق ۱۲۹ الف اور ۱۲۹ ب پر درج ہیں ۔

ھ۳ فہرست مضامین میں اس کا ورق ۵۰ الکھا گیا ہے ، حالانکہ یہ ورق ۱۴۳ ب میں ہے ۔

ھ۴ یہ عنوان فہرست مضامین میں درج نہیں البتہ متن کے ورق ۱۴۹ الف پر درج ہے ۔

ھ۵ یہ عنوان بھی فہرست مضامین میں درج نہیں متن کے ورق ۱۴۹ ب پر مکتوب ہے ۔

ھ۶ یہ بھی فہرست میں مرقوم نہیں ، متن میں ورق ۱۵۰ ب پر مرقوم ہے ۔

ھ۷ یہ عنوان فہرست مضامین میں موجود ہے لیکن متن درج نہیں ، البتہ یہ مضمون کوئی عنوان دیے بغیر نئے پیرے سے شروع کیا گیا ہے ۔ دیکھیے ورق ۱۵۷ ۔

ھ۸ یہ عنوان صرف متن میں ہے ۔ فہرست مضامین میں نہیں ہے ۔

ضمان الاجیر، باب المتفرقات، کتاب المزارعة، باب المساقاة والمعاملة، باب المتفرقات[1] باب احکام التحریم والشرب، کتاب الصید، فصل فی الذبائح، باب التسمیة علی الذبیحة، فصل فی الجنین، فصل فی ذبیحة المحرم، باب ما یحل اکله وما لا یحل، فصل (فی) السمک، باب المتفرقات، کتاب الوقف، باب فی وقف المنقول، باب وقف المشاع، باب رغبت القیم، باب مصارف الوقف، باب الدعوی والشهادة فی الوقف، کتاب الجنایات، فصل القتل علی خمسة اوجه، باب ما یوجب القصاص وما لا یوجب، فصل فی الشهادة فی القتل، فصل فی العفو عن القصاص، باب الجنایة فیما دون النفس[2] فصل فی الجنایة علی الید والاصابع، فصل فی الجنایة علی السن والعظم، فصل فی الجنایة علی شعر الرأس، فصل فی الجنایة علی الرأس والوجه، فصل فی الجنایة علی العین، فصل فی الجنایة علی الاذن والانف، فصل فی الجنایة علی اللسان والذکر ونحوه، فصل فی تفسیر حکومة العدل والاباحة، باب الدیات، باب الجنین والصبی والمجنون، باب ماجنا به العبد والجنایة علیه، فصل فی الجنایة علی العبد، فصل فی جنایة ام الولد والمدبر والمکاتب، باب القسامة، باب المعاقل، باب الجنایة البهائم والجنایة علیها، باب ما یحدثه الرجل فی الطریق، باب الحائط المائل، باب المتفرقات، کتاب الامارة والسلطنة والقضاء، باب فی تقلد القضاء والتحرز عنه ومن یلی القضاء ومن لا یلیه وفسق القاضی، فصل فی رشوة القاضی[3] باب ادب القاضی[4] فصل فیما

---

[1] یہ عنوان صرف متن میں ہے۔ فہرستِ مضامین میں نہیں ہے۔

[2] یہ عنوان فہرست میں نہیں متن میں ہے۔

[3] یہ عنوان فہرست میں درج ہے متن میں نہیں ہے۔

[4] فہرستِ مضامین میں "باب" کے بجائے "فصل" کا لفظ مرقوم ہے۔

يكون حكما من القاضي وفيما لا يكون حكما وفيمن يجوز قضاءه وفيمن لا يجوز، فصل فيما يحل للقاضي وما لا يحل، باب القضاء على الغائب، باب القضاء في المجتهدات، باب كتاب القاضي الى القاضي، باب التحكيم، باب المتفرقات، باب ادب المفتي، فصل[1] في حصر المذاهب، كتاب الاحتساب، كتاب الشهادة، باب فيمن تقبل شهادته وفيمن لا تقبل، باب في شهادة الرجل، باب الاختلاف في الشهادة، باب الشهادة على الشهادة، باب التزكية، فصل في الشاهد الزور[2] باب الرجوع عن الشهادة والتزكية[3]، باب المتفرقات، كتاب الدعوى - باب في دعوى الدين على الميت وللميت، باب دعوى الميراث والشهادة عليه، فصل في اثبات مال اليتيم على كل حال، فصل يرد حصتهم على المدعى، باب دعوى العتق والتدبير وغير ذلك، باب في دعوى النكاح و الطلاق، باب دعوى النسب، باب دعوى العقار، باب في دعوى الحائط، باب في دعوى الطريق ومسائل الماء الجاري وغير ذلك، باب التنازع في الدعوى، باب دعوى النتاج، باب التناقض في الدعوى، باب في دفع الدعوى، باب الابراء، فصل في مسائل شتى، باب الاستحلاف، فصل في التحالف، باب الحبس، باب المتفرقات، كتاب القسمة، باب المتفرقات، كتاب الوصايا، باب الوصي، باب المتفرقات، باب فيما يسئل من المسائل المشابهة[4] باب في تنبيه المجيب، باب المسائل المتفرقة، كتاب الفرائض، باب معرفة الفرض واصحابها، باب العصبات، باب ذوي الارحام، باب السقوط[5] باب العقائد۔

---

[1] فہرست مضامین میں "فصل" کے بجائے لفظ "باب" ہے۔

[2] فہرست مضامین میں فصل فی الشہادۃ الزور ہے۔

[3] یہ باب فہرست میں نہیں، متن کتاب میں مرقوم ہے۔

[4] یہ باب متن میں تو موجود ہے لیکن فہرست میں نہیں ہے۔

[5] یہ باب فہرست میں تو ہے لیکن متن میں نہیں ہے۔

مضامین کی یہ پوری فہرست ہم نے اس لیے درج کی ہے تاکہ معلوم ہو سکے، یہ فتاویٰ کس قدر مفصل اور متنوع ہے اور اس کے مندرجات و مشمولات کا دامن کتنا ہمہ گیر اور وسعت پذیر ہے۔ اس سے عیاں ہے مصنف نے کسی چیز کو تشنہ نہیں رہنے دیا اور تمام مسائل وضاحت اور تفصیل سے بیان کر دیے ہیں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ خود سلطان ابراہیم شرقی بھی وسیع نظر کا حامل تھا اور وہ ہر مسئلے کی جزئیات تک پہنچنے کی کوشش کرتا تھا۔

فتاویٰ کے نسخے

فتاویٰ ابراہیم شاہی کے، اس حصے کا جو عربی زبان میں ہے، مختلف کتابوں اور فہرستوں میں ذکر آیا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ (حیدر آباد دکن) کی فہرست میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے اور وہاں کی لائبریری میں یہ فتاویٰ موجود ہے۔ فہرست مذکور کے مرتب اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

> فتاویٰ ابراہیم شاہی احمد بن محمد ملقب بہ نظام کیکانی کی تصنیف ہے۔ مصنف موصوف نے فقہ کی ایک سو آٹھ سے زائد کتابوں سے اس کو جمع کر کے سلطان ابراہیم شاہ کی خدمت میں پیش کیا اور اسی کے نام سے موسوم کیا۔ کتاب کا آغاز الحمد للہ الذی رفع منازل العلم و اعلیٰ مقدارہ الخ۔ کے الفاظ سے ہوتا ہے[1]۔ یہ کتاب طہارت، صلوٰۃ، صوم، زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ ابواب فقہ کے مطابق مرتب کی گئی ہے[2]۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ کا نمبر ۲۷ ہے، جو خوش خط، خط نسخ میں تحریر ہے۔ اس کا کاغذ بھی عمدہ ہے اور ۱۰۸۷ھ کا مکتوبہ ہے۔ کاتب کا نام سید محمد ہے۔ نسخہ دو حصوں میں تحریر ہے۔ حصہ اول از صفحہ ۱ تا ۴۴۴ ہے۔ حصہ دوم صفحہ ۴۴۷ سے شروع

۱؎ ہمارے سامنے پنجاب یونیورسٹی کا نسخہ ہے اس کا آغاز ان الفاظ سے نہیں ہوتا۔ یہ نسخہ "کتاب الغصب والضمان" سے شروع ہوتا ہے۔

۲؎ پیش نظر نسخہ میں یہ ترتیب نہیں ہے۔ یہ تمام تر حصہ (جو عربی زبان پر مشتمل ہے) معاملات، جنایات، تجارت، ہبہ، وقف اور قصاص و دیات قضایا، شہادت وغیرہ کے مسائل کو محیط ہے، جیسا کہ فہرست مضامین سے ظاہر ہے۔ البتہ اس فتاویٰ کا فارسی حصہ، طہارت، صلوٰۃ، صوم اور زکوٰۃ وغیرہ پر محتوی ہے۔

ہو کر صفحہ ۸۰۵ پر ختم ہوتا ہے۔ سطور فی صفحہ ہر دو حصّہ ۲۵ ہیں۔ حاجی خلیفہ نے غالباً یہ کتاب نہیں دیکھی[1] فارسی زبان میں بھی "فتاویٰ ابراہیم شاہی" نام کی ایک کتاب اسی مصنف کی تصنیف ہے[2]۔

نزہۃ الخواطر میں بھی قاضی احمد بن محمد جونپوری (قاضی نظام الدین) کے تذکرہ میں فتاویٰ ابراہیم شاہی کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کا آغاز الحمد للّٰہ الذی رفع عماد العلم و اعلیٰ مقدارہ، کے الفاظ سے ہوتا ہے[3]۔

پھر کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے "ابراھیم شاہیہ فی فتاوی الحنفیۃ" کے عنوان سے اس کا تعارف کرایا ہے اور اس کے الفاظِ آغاز بھی درج کیے ہیں[4]۔

لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، ہمارے پیشِ نگاہ (پنجاب یونیورسٹی کے) نسخہ میں اس کا آغاز ان الفاظ سے نہیں ہوتا بلکہ کتاب الغصب و الضمان سے ہوتا ہے۔

مضامین و مشمولات

فتاویٰ ابراہیم شاہی اپنے مضامین و مشمولات کے اعتبار سے نہایت مفصل ہے اور اس میں صراحت و وضاحت اور تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ اب ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ اس طویل کتاب کے مشمولات و مندرجات سے چند باتیں بیان کرتے ہیں تاکہ معزز قارئین کو اس کی فقہی اور علمی نوعیت کا کچھ اندازہ ہو سکے۔

تحائف و ہدایا میں مساوات

فاضل مصنف نے ایک عنوان قائم کیا ہے، باب الہدایہ۔ اس میں انھوں نے اس مسئلہ کو

---

[1] مرتبِ فہرست کی یہ بات صحیح نہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کتاب اس کے علم و نظر میں ہے۔ (دیکھیے کشف الظنون جلد اول کالم ۳ و جلد ثانی کالم ۱۲۸۳)

[2] فہرست مشروح بعض کتب نفیسہ قلمیہ۔ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ۔ سرکار عالی (مطبوعہ ۱۳۵۷ھ) ص ۱۳۰

[3] نزہۃ الخواطر جلد ثالث۔ صفحہ ۲۱، ۲۲۔

[4] کشف الظنون، جلد اول، کالم ۳۔

مدار بحث ٹھہرایا ہے کہ تحائف اور ہدایا کی تقسیم میں کیا انداز اختیار کرنا چاہیے اور بالخصوص باپ اگر اولاد کو تحائف دے تو اس کی کیا صورت اختیار کرنی مناسب ہے۔ مصنف فتاوی سراجیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

فی السراجیۃ، فی احکام الھدایا، ینبغی ان یعدل بین اولادہ فی العطایا، والعدل عند ابی یوسف رحمہ اللہ ان یعطیھم علی السواء، وعند محمد ان یعطی علی سبیل المیراث، للذکر مثل حظ الانثیین۔ فان کان بعض اولادہ مشغولاً بالتعلیم دون الکسب لا باس ان یفضلہ علی غیرہ[1]

سراجیہ میں احکام ہدایا کے سلسلے میں بتایا گیا ہے کہ عطایا و ہدایا کے باب میں اپنی اولاد کے درمیان عدل کا برتاؤ کرنا چاہیے اور عدل کا مفہوم امام ابو یوسف رح کے نزدیک یہ ہے کہ والد انھیں برابر کے تحفے دے اور امام محمد کے نزدیک یہ ہے کہ میراث کے لحاظ سے دے۔ یعنی (جیسا کہ قرآن کریم میں وارد ہے) مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر۔ پھر اگر کچھ اولاد تعلیم میں مشغول ہے اور کاروبار میں نہیں بیٹھی ہے تو ایسی اولاد کو دوسروں پر ترجیح دینے میں کوئی حرج نہیں۔ یعنی طالب علم اولاد کو غیر طالب علم اولاد کی بہ نسبت زیادہ عطیوں اور مال و دولت سے نوازنا چاہیے۔

اس ضمن میں اس کے ساتھ ہی مرقوم ہے۔

ولا باس بان یعطی من اولادہ من کان عالما ولا یعطی من کان منھم فاسقاً[2]

یعنی اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ اپنی عالم و دانشمند اولاد پر تو خرچ کرے اور فاسق اولاد کو کچھ نہ دے۔

مطلب یہ کہ دانشمند اور عالم اولاد کو اگر کچھ باپ کی طرف سے ملے گا تو وہ اسے نیک کاموں میں خرچ

---

[1] ورق ۵۰ اب   [2] ایضاً

کرے گی اور اگر فاسق کو ملے گا تو وہ اسے فسق و فجور میں صرف کرے گی۔ لہٰذا عالم اور نیک اولاد کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور فسق و فجور میں مبتلا اولاد کو کچھ دینے اور خرچ کرنے سے حتی الامکان احتراز کرنا چاہیے تاکہ وہ والدین کے مال کو غلط جگہ پر خرچ نہ کر سکے۔

اہلِ محلہ میں ہدایا کی تقسیم

ہدایا و تحائف کے بارے میں فتاویٰ ابراہیم شاہی کے مصنف نے بڑی طویل گفتگو کی ہے۔ اس ضمن میں وہ باب الہدایہ کے باب المتفرقات میں ظہیریہ کے حوالے سے شمس الائمہ سرخسیؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

ان الافضل للمرء ان یشارك اهل محلته فی اعطاء الهدایا انما بطریق التودد والتحبب الی الاخوان[1]

بہتر یہ ہے کہ انسان ہدایا اور تحائف کی تقسیم میں اہلِ محلہ کو شریک کرلے تاکہ اپنے ان بھائیوں کے دلوں میں اس کے لیے محبت اور الفت کے جذبات پیدا ہوں۔

کیا شئ مرہونہ میں تصرف ہو سکتا ہے؟

مصنف نے کتاب الرہن میں "باب التصرف فی الرہن" کے عنوان سے ایک ذیلی باب باندھا ہے۔ اس میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے کہ شئ مرہونہ میں کسی قسم کا تصرف کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ مصنف کا کہنا ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز بصورت رہن موجود ہو، وہ اس میں کسی نوع کا تصرف یا ردّ و بدل نہیں کر سکتا۔ اس کا فرض ہے کہ وہ شئ مرہونہ کو اسی شکل و صورت میں اپنے پاس رکھے اور اس میں کوئی تبدیلی نہ پیدا ہونے دے۔ نہ وہ اس کو فروخت کرنے کا مجاز ہے اور نہ کسی کو دینے کا۔ مصنف شرح طحاوی کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

ولیس للمرتهن ان یبیع الرهن بغیر اذن الراهن۔ فان باع بغیر اذنه توقف علی اجازته، فان اجاز، جاز، وان لم یجز فله ان یبطله[2]

---

[1] ورق ۱۱۱ الف

[2] ورق ۱۵۴ ب

مرتہن، راہن کی اجازت کے بغیر مالِ مرہونہ فروخت نہیں کرسکتا۔ اگر وہ اس کی اجازت کے بغیر فروخت کر دے تو بیع متحقق ہونے میں اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا جب تک راہن کی طرف سے باقاعدہ اجازت حاصل نہ ہو جائے۔ اگر وہ اجازت دے دے تو بیع جائز ہوگی ورنہ باطل قرار پائے گی۔

شئی مرہونہ کی اُجرت کے بارے میں!

اس سلسلے میں مصنف نے اس پر بھی بحث کی ہے کہ مرہونہ شئی کو اُجرت پر بھی نہیں دیا جا سکتا۔ اگر اُجرت پر دی جائے گی تو یہ فعلِ فاسد ٹھہرے گا۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا:

وقیل موقوف علی اجازۃ [1]

یعنی بعض فقہا کا قول ہے کہ اس کو اجرت پر دینا راہن کی اجازت پر موقوف ہے۔

مالِ مرہونہ کی حفاظت

مصنف نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ مرتہن کا فرض ہے مالِ مرہونہ کو کامل احتیاط اور پوری حفاظت کے ساتھ اپنے پاس رکھے اور اسے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچنے دے۔ چنانچہ التہذیب کے حوالے سے مصنف لکھتے ہیں:

ثم للمرتھن ان یحفظ الرھن بنفسہ ومن عیالہ وبخادمہ [2]

پھر مرتہن پر یہ بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ رہن شئی کو اپنی ذمہ داری سے اپنے اہل و عیال سے اور اپنے خادم سے بھی محفوظ رکھے۔

یعنی ضروری ہے کہ وہ ہر شخص کو اس کی حفاظت کی تاکید کرے۔ کیونکہ یہ اس کی ذمہ داری ہے۔

اختلاف کی صورت میں اُجرت کا معاملہ

کتاب الاجارات کی "فصل فی الاختلاف فی الاجارۃ" میں سراجیہ کے حوالے سے مصنفِ فتاویٰ نے اس مسئلہ کو ہدفِ بحث ٹھہرایا ہے کہ اگر مالک کا درزی یا صباغ (رنگریز) کے درمیان کپڑے کی سلائی یا

---

[1] ورق ۱۵۴ ب۔
[2] ورق ۱۵۵ ب۔

زنکانی کے بارے میں اختلاف پیدا ہو جائے تو کس کی بات کو ترجیح دی جائے گی - اس ضمن میں مصنف کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اذا قال امرتك ان تخيط قباءة - قال الخياط امرتني قميصاً او قال امرتك ان تصبغه احمر، فصبغته اصفر - وقال الصباغ امرتني ان اصبغه اصفر - فالقول لصاحب الثوب مع اليمين وفي التهذيب ثم الخياط ضامن لقيمته ... .. وكذا الصباغ[1]

جب مالک، درزی سے کہے، میں نے تمھیں قبا سینے کو کہا تھا - اور درزی جواب دے، آپ نے مجھے قمیص سینے کا حکم دیا تھا - یا مالک صباغ (رنگریز) سے کہے، میں نے تمھیں یہ کہا تھا کہ اس کپڑے کا سرخ رنگ دو مگر تم نے زرد رنگ کر دیا، اور صباغ یہ موقف اختیار کرے کہ آپ نے زرد رنگ کا حکم دیا تھا، تو اس اختلاف کی صورت میں کپڑے کے مالک کی بات مانی جائے گی اور ساتھ ہی اس سے قسم بھی لی جائے گی کہ اس نے فی الواقع وہی کچھ کہا تھا، جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے - تہذیب میں مرقوم ہے کہ پھر (یعنی مالک کی طرف سے قسم کے بعد) درزی کپڑے کی قیمت ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا ..... یہی حکم صباغ کے بارے میں ہے -

(باقی آئندہ)

---

[1] ورق ۱۶۴ الف -

مجمع البحرین

(یعنے شیعہ و سُنّی کی متفق علیہ روایات) مولّفہ: محمد جعفر شاہ پھلواروی

تعارف و تبصرہ: علامہ جعفر حسین قبلہ -

مجمع البحرین، وحدتِ امت کی طرف ایک اہم قدم ہے اور اہلِ اسلام کی ہزار سالہ تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی پیشکش ہے۔

اس میں اسلام کو ان تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے - جن پر سُنّی اور شیعہ اثنا عشری دونوں متفق ہیں۔ قیمت: چھ روپلے۔

ملنے کا پتہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور